نقش آغاز

حافظ راشد الحق سمیع حقانی

مسلمانان کوسوو پر اہل مغرب کی یلغار اور عالمِ اسلام کی شرمناک بے حسی

مسلمانانِ عالم کو اس وقت عہد حاضر کی مشکل ترین اور صبر آزما صورتِ حال در پیش ہے اس وقت خطہ ارض پر مظلوم ترین قوم صرف اور صرف ملت اسلامیہ ہی ہے اس کا وجودِ مسعود پورے کا پورا زخم زخم بن چکا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ مظلوموں کی صف میں شمار نہیں ہوتا۔ کہیں تو استعمار اور اس کے گماشتوں نے اس کو اپنے شکنجے میں دبوچا ہوا ہے اور کہیں خود اس کے اپنے ہی ناداں اس کے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔

اپنے منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

آج کے "مہذب دور" میں ظلم و ستم کی تمام ایجادیں اور بربریت کی سفاکانہ رسمیں انہی بدنصیب مسلمانوں کیلئے ہیں۔ ابھی تو افغانستان، چیچنیا، بوسنیا، کشمیر اور فلسطین کے زخم بھرنے بھی نہ پائے تھے اور ملت اسلامیہ کے آنگن میں لاشوں کے ڈھیر ابھی تک لگے ہوئے تھے۔ نہ مظلوم اور یتیم بچوں اور بے سہارا بیواؤں کی چیخ و پکار اور آہ و بکا مدھم ہونے پائی تھی کہ ایک اور قیامت برپا کر دی گئی اور امت مسلمہ کے وجود پر ایک اور کاری وار آج کے "مہذب ترقی یافتہ اور انسانی حقوق کے علمبردار" مغرب نے کر دیا تاکہ بیسویں صدی کی اختتامی شام بھی مسلمانوں کے خون سے لہو رنگ ہو جائے۔ اور متحدہ یورپ اس تماشہ کا خوب خوب لطف اٹھا سکے۔ یورپ کے قدیم آرتھوڈکس متعصب، عیسائی سرب درندوں نے گذشتہ ایک عشرے سے مسلمانان یورپ پر جو مظالم ڈھائے ہیں تاریخ انسانی میں اس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔ مسلمانان کوسوو پر ان کے جرائم کچھ نئے نہیں بلکہ اس سے قبل ان کا نشانہ ستم بوسنیا کے مظلوم مسلمان بن چکے ہیں۔ اسی خون کی چاٹ اور درندگی کی کھی

اجازت نے سربوں کو اور بھی جرأت دلا دی۔ اور وہ یوگوسلاویہ کے ایک اہم حصے کوسووجس میں بیس لاکھ کے قریب مسلمان صدیوں سے آباد چلے آ رہے تھے ان پر جھپٹ پڑے۔ یورپ کے ان درندوں نے مسلمانوں کو اس طرح ختم کرنا شروع کر دیا گویا کہ یہ ان کی نظروں میں انسان نہیں بلکہ پوست کی موذی فصلیں ہوں۔ جنہیں کاٹنا اور جلانا ان کے نزدیک کار ثواب ہے۔ اب تک کوسووؔ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب نہتے مسلمانوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا ہے۔ سات لاکھ تیس ہزار مسلمانوں کو جبری جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ (اور وائس آف امریکہ کے مطابق تقریباً پانچ لاکھ مسلمان لاپتہ ہیں) جو پڑوسی ممالک مقدونیہ اور البانیہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس میں زیادہ تعداد عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی ہے۔ جہاں سلطنت عثمانیہ کے جاہ و جلال کے وارث کھلے آسمانوں کے نیچے بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں۔ کوسووؔ میں مسلمانوں کے اکثریتی علاقے جلادیئے گئے۔ درخت اور فصلیں اجاڑ دی گئیں۔ عمارتیں زمین بوس کر دی گئیں۔ مسلمان ماؤں اور جوان بہنوں کی عصمتوں کے آبگینے چکنا چور کر دیئے گئے۔ بچوں کے حلق میں سنگینیں اتاری گئیں۔ نوجوانوں کو ٹینکوں کے نیچے روند اگیا۔ الغرض ان دنوں یورپ کی سرزمین مسلمانوں کیلئے محشر کا میدان بن چکی ہے۔ کوسووؔ میں قیامت سے پہلے قیامت برپا کر دی گئی اور ابھی تک یہ شیطانی عمل اور رقص ابلیس جاری وساری ہے۔ مسلمانوں کے ازلی دشمن امریکہ اور اس کے حواری (اتحادی) مغربی ممالک کی تنظیم نیٹو یہ تماشہ ستم گذشتہ دس برس سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن اس پر کوئی کاروائی سربوں کے خلاف ضروری نہیں سمجھی گئی اور سربوں کو ظلم و بربریت کی مکمل آزادی بلکہ شہ دی جاتی رہی۔ قتل و غارت گری کی اس گرما گرمی کے دوران یوگوسلاویہ کے وحشی درندے صدر ملاسوچ گورنمنٹ سے مہینوں پیرس وغیرہ میں مذاکرات کا طویل ڈھونگ رچایا گیا اور اس دوران زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کا قتل عام کیا جاتا رہا۔ پھر جب خون کی ندیاں اتر چکیں تو نیٹو اور امریکہ نے جعلی فضائی حملوں کا ناقص ترین پروگرام بنایا۔ آخر انہیں "انصاف اور منصفی" کے تقاضے بھی پورے کرنے تھے۔۔۔۔۔۔

منصف ہو تو اب حشر بپا کیوں نہیں کرتے
مٹ جائیگی مخلوق تو انصاف کرو گے

امریکہ اور نیٹو کے یہ دکھاوے کے فضائی حملے سربوں کیلئے مزید تقویت کا باعث بن گئے۔ اس آڑ میں انہوں نے اپنی مکمل فوج کو سوؤ پر چڑھادی اور پورے کوسوؤ اور اس کے گردونواح میں مسلمانوں کی نسل کشی شروع کردی۔ یورپ کے ان بیچارے مسلمانوں کا جرم صرف یہ ہے کہ

ع اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

طرفہ تماشہ یہ کہ یوگوسلاویہ کے اکثریتی علاقوں کو خود مختاری دی جاچکی ہے لیکن جب مسلمانوں نے علم حریت بلند کیا تو یوگوسلاویہ، یورپ اور امریکہ یہ برداشت نہ کرسکے کہ ایک بار پھر قلب یورپ میں ایک اسلامی اور خودمختار حکومت قائم ہو، کیونکہ اگر یہ پودا دوبارہ ہرا ہو گیا تو پھر اس کے برگ وبار اور ثمرات کو یورپ میں پھیلنے سے کون روک سکے گا۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

یورپ کبھی بھی مسلمانوں کو دوبارہ سپین کی تاریخ دہرانے کی اجازت نہیں دیگا۔ کیونکہ چند مسلمانوں کی اخلاقی اور معاشرتی زندگی نے بغیر دعوت و تبلیغ کے لاکھوں عیسائیوں کو شجر اسلام کے سایہ عافیت میں پناہ لینے پر مائل کردیا تھا۔ پھر بعد میں بلقان کے خطے میں کچھ ترک آباد ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کی بہاریں پھیلتی چلی گئیں۔ اور یورپ کا تاریک ترین صنم کدہ نور اسلام کی آفاقی کرنوں سے جگمگا اُٹھا۔ اور یوں چراغ سے چراغ جلنے کا ایک سلسلہ چل پڑا اور رفتہ رفتہ اکثریتی علاقے اسلام کے زیرنگیں آتے گئے۔

سرب درندوں کو انتقام کی آگ نے بھی جھلسایا ہوا ہے۔ انہیں ماضی میں ترکوں کے ہاتھوں پے درپے شکستوں کا غم بھی ستا رہا ہے۔ پھر ان تنگ نظر آرتھوڈوکس عیسائیوں کو صلیبی جنگوں کی شکستیں بھی نہیں بھولیں جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان کے چھکے چھڑادیے تھے۔ مغرب نے طویل انتظار اور منصوبہ بندی کے بعد مسلمانوں پر ہلہ بولا ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کو پالیا ہے کہ عالم اسلام کی قیادت بے غیرت اور بے حمیت بن چکی ہے۔ صلاح الدین ایوبی اور فاتح محمد کے جانشین ہمارے پالتو بن چکے ہیں۔ ان کی رگ حمیت بے حس ہو چکی ہے۔ انکی

غیرت ایمانی سو چکی ہے، عیش و طرب کے اژدہا نے انہیں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ انکے تمام وسائل امریکہ اور یورپ کے ہاتھوں میں آچکے ہیں۔ انکی نگاہوں میں عالم اسلام اب منتشر اور ڈری ہوئی بھیڑوں کا ایک ایسا ریوڑ بن چکا ہے جسے یہ درندے اور بزدل گیدڑ آسانی کے ساتھ ایک ایک کر کے دبوچ رہے ہیں۔ اب کسی مسلمان بہن کی پکار پر کوئی محمد بن قاسم آنے والا نہیں۔ بلکہ لاکھوں مسلمان بہنیں اپنے مسلمان بھائیوں کو مدد کیلئے پکار رہی ہیں لیکن نوجوانان اسلام کرکٹ کے ہنگاموں اور لہو ولعب کے تماشوں میں مصروف ہیں۔ انہیں اس سے کیا سروکار۔ او۔ آئی۔ سی۔ کا اجلاس بھی جینوا میں نشتند و گفتند و برخاستند کی رسم ادا کر کے ختم ہو گیا۔ ایران جو اپنے آپ کو مغرب کا دشمن اور صف اول کا بہادر سمجھتا ہے اور اس کے صدر او۔ آئی۔ سی کے صدر بھی ہیں۔ اس موقع پر اسلامی غیرت اور حمیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔

عالم اسلام کے حکمرانوں کی بے غیرتی ملاحظہ فرمائیں کہ ماضی میں اپنے برادر اسلامی ملک جو عراق پر تو امریکہ اور مغرب کے ساتھ قتل و غارت گری میں شامل ہو گئے تھے۔ لیکن اب کوسوؤ کے مسئلہ پر سب خاموش ہیں۔ بھلا ایک عیسائی فوجی دوسرے ہم مذہب عیسائی بھائی کو کوسوؤ میں کیا مارے گا۔ اور وہ کس خلوص اور کس جذبہ کے ساتھ کوسوؤ کے مسلمانوں کا تحفظ کرے گا۔ بلکہ یہ فریضہ تو عالم اسلام کی افواج کا ہے۔ لیکن معلوم نہیں کہ ہم انہیں کس بازار سے غیرت ملی خرید کر لادیں۔ اور کہاں سے ان کیلئے جوش ایمانی حاصل کریں۔ لیکن افسوس کہ یہ جنسِ گراں بازاروں میں دستیاب نہیں۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ سرب درندوں کی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی وعداوت بہت پرانی ہے۔ ۱۳۴۹ء سے اس کشمکش کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اور تقریباً سو سال تک ان کے درمیان مخاصمت چلتی رہی۔ لیکن ۱۳۶۲ء میں ایک عثمانی جرنل لالہ شاہین نے بلغاریہ کا شہر فلوپوپولس فتح کیا۔ تو یہ لوگ چوکنا ہو گئے۔ اور پوپ اربن پنجم نے ترکوں سے نمٹنے کیلئے یونانی کلیسا کے نام پر متعدد ممالک کی افواج کو اکٹھا کیا۔ ترک سلطان مراد اول کے بہادر جرنل لالہ شاہین نے اس لشکر کو تہ تیغ کر دیا۔ اور عظیم فتح سے ہمکنار ہوئے۔ ۱۳۶۳ء کی شکست فاش کے آٹھ سال بعد پھر سربیا اور

بلغاریہ نے مل کر مسلمانوں پر ۱۳۷۱ء میں حملہ کرنا چاہا لیکن اسی شاہین صفت لالہ شاہین نے سربیائی اور بلغاروی فوجوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیا۔ پھر ۱۳۸۵ء میں سلطان مراد نے بلغاریہ پر حملہ کر کے اسکے پایہ تحت صوفیہ کو فتح کیا تو اسکے شہنشاہ سیسمان نے سلطان مراد کے گھٹنے پکڑ کر اس سے معافی مانگی۔ ترک مسلمانوں کی فتوحات کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پھر اسی کوسوؤ میں ۱۳۸۹ء میں ترکوں نے سرب درندوں کی فوج کو کو آخری معرکہ میں شکست فاش دی۔ اور یہاں تک کہ سربیا کے بادشاہ لازار شاکو بھی قتل کر دیا۔ اس دوران ترکوں نے سربیا پر مکمل قبضہ کر لیا۔ ساٹھ سال بعد ایک بار پھر کوسوؤ کا علاقہ میدان جنگ بن گیا۔ عیسائی اپنی شکست پر اندر ہی اندر سلگ رہے تھے۔ انہوں نے ۸۰ ہزار صلیبی افواج کو ترک سلطان مراد ثانی کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ لیکن امت مسلمہ کے اس بہادر فرزند نے ۸۰ ہزار کے لشکر کو گاجر، مولی کی طرح کاٹ ڈالا۔ اور سربیا کو اپنا باج گزار بنالیا۔ ان تمام جنگوں میں مسلمانوں نے اسلامی جنگی قوانین کے مطابق اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک کیا۔ ان کی خواتین، بچوں اور بے گناہ لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا ناجائز برتاؤ نہیں کیا گیا۔ لیکن صدیوں بعد ملاسوچ کے "دل کی آگ" بھڑک اٹھی اور یہ بے حمیت اور بزدل درندہ بے گناہ شہریوں اور معصوم بچوں سے انتقام لینے پر تل گیا ہے۔ ان انتقامی کاروائیوں میں یورپ کی تمام عیسائی حکومتوں کا درپردہ سربوں کے ساتھ تعاون رہا ہے۔ اس کے علاوہ روس بھی بلغراد کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے۔ کیونکہ بلغراد مشرقی یورپ میں کمیونزم کا ایک اہم ساتھی رہا ہے۔ روس اسکی ہر ممکن امداد پر تلا ہوا ہے بلکہ اس کے بحری بیڑے بھی سمندروں میں ممکنہ جنگ کی صورت میں حصہ لینے کیلئے پہنچ گئے ہیں۔

چین اور بھارت دونوں مکمل طور پر بلغراد کا ساتھ دے رہے ہیں۔ دراصل شطرنج کی اس بساط پر ایک بہت بڑا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اور بیچ میں مسلمانوں کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق ختم کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اور نیٹو مسلمانوں کو یہ دکھا رہا ہے کہ ہم مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا بدلہ لے رہے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ امریکہ اور نیٹو بلغراد سے اپنا سابقہ حساب چکا رہے ہیں۔ کہ بلغراد نے کیوں روس کا ساتھ دیئے رکھا۔ بلکہ اب بھی اس کا حامی ہے۔ لہذا پرانا غصہ